ہماری جملہ مطبوعات پاکستان میں نورانی بک سٹال
نزد نگار سینما الدنس روڈ کراچی سے خرید کریں

صادق پروڈکشن کا سنگیت بھرا ڈرامہ

H A शबाब B A

شباب

میوزک
نوشاد

ادا کاران

بھارت بھوشن۔ نوتن
وغیرہ بدری پرشاد

قیمت ۱ر

رتن اینڈ کمپنی بک سیلرز دریبہ کلاں دھلی

(الہ آباد پریس دہلی)

عشق باقی ہے حسن فانی ہے۔ اس کی تفسیر یہ کہانی ہے
قافلہ جا رہا تھا صحرا سے۔ ناگہاں اس پہ ڈاکو ٹوٹ پڑے
مر گئے لوگ، رہ گیا بچہ۔ لاش سے اپنی ماں کی لپٹا ہوا
ملک کیا دھوبی نے دور سے دیکھا۔ اپنا بیٹا بنا کے گھر لایا
دھوم سے اس نے اک کیا جلسہ۔ تھا رتن نام بھی رتن رکھا
شوق دھوبی کو تھا کہ شان بڑھے۔ اک گیانی سے راگ سکھلائے
گھر نہ بیرا تھا آفتاب آیا۔ دیکھتے دیکھتے شباب آیا
ایک راجہ کی ایک لڑکی تھی۔ آنکھ جس کی کبھی نہ لگتی تھی۔
کر کے سارے علاج ہار گئے۔ ہو کے آخر کو رو دوار گئے
واں بشارت ملی یہ لڑکی کو۔ روگ کا راگ سے علاج کرو
اپنا فن لوگ آزمانے لگے۔ گنے راگی تھے مارے جانے لگے
سن کے سنگیت کا تھا ایمان۔ گیت لیکر رتن ہوا مہمان
راگ نے اپنا رنگ دکھلایا۔ راگنی سو گئی وہ جب گایا
جان کا ایک روگ دور ہوا۔ دل میں سو روگ کا ظہور ہوا
عشق نے یوں لگائی آگ۔ راگنی ہو گئی سراپا راگ
دونوں ہوش و حواس کھونے لگے۔ دھیرے دھیرے قریب ہونے لگے
مشتری جی نے جب بھنک پائی۔ آگ راجہ کے دل میں بھڑکا لی
چھن گئی راگنی کی آزادی۔ غیر سے اس کی ہو گئی شادی
رہ گیا سوز، ساز ٹوٹ گیا
بس رتن راگنی سے چھوٹ گیا
ہو کے زخمی جب آیا گھر میں لال۔ دیکھ کر باپ ہو گئے بے حال
بن کے نردھن کا بھاگ پھوٹ گیا۔ ایک دھوبن پہ بھی ٹوٹ گیا
سو رہا تھا جلانے والا یہاں۔ رو رہا تھا ہنسانے والا وہاں
لے کے دھوبی علاج کو پہنچا۔ وہیں، جس جا رتن کا قاتل تھا
شمع و پروانہ پھر قریب ہوئے
ایک جا دونوں کم نصیب ہوئے

شباب کے گانے

نمبر ۱

سنگیت ہے شکتی ایشور کی ہر سُر میں بسے ہیں رام
راگی جو سنائے راگ مدھر روگی کو ملے آرام
بھگت کے بس میں ہے بھگوان
مانگو ملے گا سب کو دان
بھید انوکھے تورے داتا، نیارے ہیں تورے دھندے
مورکھ بدھی مان بنے ہیں، آنکھوں والے اندھے
دے تو ان کو گیان ... بھگت کے ....
موہے پکاریں سب سنساری، اب میں توہے پکاروں کنہیا
آج لگی ہے لاج کی بازی، جیتا داؤ نہ ہاروں راما
بھگتی کا رکھ مان ... بھگت کے ....
تو ہی مردے کو ہی جلائے، اور گووردھن گردھاری
آج دکھا سنگیت کی شکتی، رکھ لے لاج ہماری
نرجیو کو دے جان ... بھگتی کا رکھ مان
دکھلا دے اپنی شان .... بھگت کے ..

نمبر ۲

چندن کا پلنا ریشم کی ڈوری
جھولا جھولاؤں نندیا کو توری
سو جاؤ ایسے موری سجنیا
سیجیا پہ سوئے جیسے دلہنیا

ستلاب

چندا کا ٹیکا ماتھے لگاؤں

تاروں کی مالا تجھکو پہناؤں
توہے سُلاؤں گا گا کے لوری .... جھولا .....
اونچے گگن سے کوئی بلائے
آئی ہیں پریاں ڈولا سجائے
ساجن سے ملنے دُور چلی جا
اُڑ کے تو نندیا پور چلی جا
چندا پکارے آجا چکوری .... جھولا ....

نمبر ۳

من کی بین متواری باجے
آشا گھومے جیون ناچے
پون کے سنگ سنگ ڈولے جیارا
جھولت آیا ساون پیارا
اگن لئے میں پل پل دیکھوں ساون میں بس روپ تہارا
سوئے سپنے اپنے جاگے .... من کی بین ....
روپ نگر سے کھیلنے ہولی، ناچتی آئی پریوں کی ٹولی
بسنت رُت ہے من رنگ ڈالو
گاؤ مل جل جو دُھن سا جے .... من کی بین ....

نمبر ۴

جوگن بن جاؤں گی سیاں تورے کارن
جیت لیا تورے گیت نے من کو

آگ لگی مورے بالاپن کو
نینوں میں کوئی آئے نہ دوجا
کروں گی نس دن پتیم پوجا
بھجن تورے گاؤں گی بن کے پجارن
میں رسیا تورے من میں رہونگی
پیار سے اپنی جھولی بھردونگی
اد من بسیا اد البیلے
چھوڑ کے اونچے محل دو محلے
مَیں تیری گلی آؤں گی بن کے بھکارن

نمبر ۵

لاگ ناہیں چھوٹے رام چاہے جیا جائے
لاگی مورے من کی ادساجنا بجرا یاد رکھنا
تورے بناں جگ میں نہ کو ہوا اپنا بجرا یاد رکھنا
پریت نہیں کوئی کا بچی ڈوری
آنچ بندھائی پیا اور کل توڑی
لاج عمر بھر رکھیو موری
کروں گھڑی پل چھن میں توری رٹنا۔ بجرا یاد رکھنا
تم بسرے تو مورا جیون جل جائے
رام کرے نہ کبھی وہ دن آئے
تمھارے دل کو کریں ہم ہائے
دیکھو کہیں ٹوٹے نہ مورا سپنا۔ بجرا یاد رکھنا

نمبر ۶

من ساجن نے لینا اور تن دُنیا نے چھینا
بھلا کہو اب کیسے بابے بناں تار کے بینا
جو میں جانتی بھرت ہیں سیاں گھونگٹا میں آگ لگا دیتی
میں لاج کے بندھن توڑ سکھی پیا پیارے کو اپنے منا لیتی
میرے ہار سنگار کی لاج گئی
پیو سنگ اُمنگ میری آنچ گئی
گھر آئے نہ مورے سانوریا میں تو تن من اُن پر لٹا دیتی
موہے پریت کی ریت نہ بھائی سکھی
میں بن کے دُلہن پچھتائی سکھی
ہوتی نہ اگر دُنیا کی شرم۔ انہیں بھیج کے پتیاں بلا لیتی

نمبر ۷

محمد رفیع
محلوں میں رہنے والے ہمیں تیرے در سے کیا
نگری ہے اپنی پیاری ہمیں اونچے گھر سے کیا
چھوٹا بڑا نہ کوئی برابر ہیں سب یہاں
پیدا کیا ہے جس نے اُسی کا ہے یہ جہاں
اس کا ہی آسرا ہے ہمیں دُنیا بھر سے کیا۔ محلوں میں۔۔
او دینے والو بھیک نہ دولت کی بھیک دو
جھولی ہے دِل کی خالی محبت کی بھیک دو
بھوکے ہیں اِک نظر کے ہمیں مال و زر سے کیا۔۔ محلوں میں۔
دِولت سے ہیرے موتی بھی مالک قسم نہیں

نفرت سے گر ملے تو محبت بھی ہم نہ لیں
عزت سے جو نہ دیکھے ہمیں اُس نظر سے کیا... محلوں میں....

نمبر ۸

آئے نہ بالم وعدہ کر کے
تھک گئے نیناں دھیرج دھر کے
چھپ گیا چندا ٹوٹ گئی جوتی
تارے بن گئے جھڑ کے موتی
پڑ گئے پھیکے رنگ نظر کے... آئے نہ بالم...
آ دیکھ تم بن آنکھوں میں دم ہے
رات ہے لمبی جیون کم ہے
دیکھ لوں تم کو میں جی بھر کے... آئے نہ بالم...

نمبر ۹

مر گئے ہم جیتے جی مالک تیرے سنسار میں
چلدیا ہم کو کھویا چھوڑ کر منجدھار میں
اُن کا آنا اُن کا جانا کھیل تھا تقدیر کا
خواب تھے وہ زندگی کے دن جو گزرے پیار میں
لے گئے وہ ساتھ اپنے ساز بھی آواز بھی
رہ گیا نغمہ ادھورا دل کے ٹوٹے تار میں

نمبر ۱۰ — محمد رفیع

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

یہی ارمان لیکر آج اپنے گھر سے ہم نکلے
جہاں ہے زندگی اپنی اسی کوچے میں دم نکلے
ستارو جگمگاؤ تم۔ بہارو مسکراؤ تم
میری اُجڑی محبت کی ہنسی ملکر اُڑاؤ تم
جنہیں سمجھے تھے ہم نے وہ پتھر کے صنم نکلے
تمنا ہے یہی اب تو مرا سر ہو ترا در ہو
نہ آنسو کوئی آنکھوں میں نہ شکوہ کوئی لب پر ہو
اگر یوں موت آجائے تو اپنے دل سے غم نکلے

نمبر ۱۱

مرنا تیری گلی میں، جینا تیری گلی میں
مٹ جائیگی ہماری دنیا تیری گلی میں
آئے ہیں تیرے در پر ہم زندگی لٹانے
تو دیکھے یا نہ دیکھے تو جانے یا نہ جانے
پورا کرینگے ہم تو وعدہ تیری گلی میں
دل سے تیری محبت کم عمر بھر نہ ہوگی
ہم تجھ پہ مر مٹیں گے تجھکو خبر نہ ہوگی
مرنے کے بعد ہوگا چرچا تیری گلی میں

ختم شد